

جھنڈے اور خون میں ڈوبی ہوئی زمین

بلذاک نے ہم سے کہا: ”ہر بڑی دولت کے پچھے ایک جرم چھپا ہوتا ہے۔“ قویں اس سے مستثنی نہیں ہیں۔ ان کے جھنڈے بلند پرواز کرتے ہیں، لیکن ان کے نیچے زمین ان لوگوں کے خون سے تر ہے جو بے گھر کیے گئے، فتح کیے گئے، یاتباہ کر دیے گئے۔ ریاستہائے متحده امریکہ مقامی امریکیوں کے اجتماعی قبروں پر بنایا گیا، ان کی زمینیں چھین لی گئیں، ان کی قویں توڑ دیں، ان کی زمین ستاروں اور دھاریوں کے نیچے چیخ رہی ہے۔ اسرائیل 1948 کی نقبہ پر بنایا گیا۔ جب 700,000 سے زائد فلسطینیوں کو ان کے گھروں سے بے دخل کیا گیا، ان کے دیہات تباہ کر دیے گئے، اور ان کی زمین کو دوسرے کے جھنڈے نے دعویٰ کیا۔

یہ کوئی حادثہ نہیں تھا۔ یہ ایک منصوبہ تھا۔ عیر گون اور لیہی، صیہونی نیم فوجی گروہوں نے فلسطینیوں اور برطانویوں دونوں کے خلاف دہشت گردی کی جنگ لڑی۔ یہا خم بیگن۔ جو بعد میں وزیر اعظم بنے۔ اس وقت فلسطین میں سب سے زیادہ مطلوب دہشت گرد تھے، جس پر MI5 کی طرف سے £10,000 کا انعام تھا۔ ان کی کمان میں عیر گون نے 1946 میں کنگ ڈیوڈ ہوٹل پر بمباری کی، جس میں 91 افراد بلاک ہوئے، اور 1948 میں دیر یاسین کے قتل عام میں حصہ لیا، جہاں 100 سے زائد شہریوں کو ذبح کیا گیا۔ صیہونی افواج نے جنگ کے دوران 400 سے زائد فلسطینی دیہات کو تباہ کر دیا۔ یہ وہ زمین تھی جس میں اسرائیل نے جھریں پکڑیں۔

اور جرم بنیاد کے ساتھ ختم نہیں ہوا۔ یہ پالیسی میں سخت ہو گیا۔ جو فلسطینی بچ گئے انہیں فوجی حکومت کے تحت رکھا گیا۔ جلاوطن کیے گئے لوگوں کو کبھی واپس آنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ مغربی کنارے کو بستیوں اور دیواروں سے ٹکڑوں میں کاٹ دیا گیا۔ غزہ کو سیل کر دیا گیا اور اسے دم گھوٹ دیا گیا، اس کے لوگوں کو صرف موجود ہونے کی بنا پر سزا دی گئی۔ انسانی حقوق کی تنظیمیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل، ہیومن رائٹس ویچ، بی ٹسلیم۔ سب نے اس نظام کو اس کے اصل نام سے پکارا: اپارٹھائیڈ۔

اب غزہ اسرائیل کے اخلاقی دعوؤں کا قبرستان بن چکا ہے۔ اگست 2025 تک، غزہ کی وزارت صحت نے 62,000 سے زائد تصدیق شدہ اموات کو دستاویزی شکل دی ہے، ان کے جسم نکالے گئے اور شناخت کیے گئے۔ ان میں سے تقریباً آدھے بچے ہیں۔ لیکن یہ صرف اس تباہی کی نظر آنے والی پرت ہے۔ دس ہزاروں مزید افراد تباہ شدہ محلوں کے ملبے کے نیچے غیر بازیافت شدہ ہیں، ان کے نام درج نہیں ہیں۔ اصل تعداد تقریباً یقینی طور پر تین سے پانچ گناہ زیادہ ہے، ایک حقیقت جو اس وقت واضح

ہو گی جب بین الاقوامی صحافی، اقوام متحده کے تقتیش کار، اور فرازک مہرین کو آخر کار غزہ میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ اسرائیل اپنے جرائم کو نازیوں کی طرح چھپاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ تاریخ دکھاتی ہے، ظلم کو ہمیشہ کے لیے چھپایا نہیں جا سکتا۔ جیسے ہوا کاست کی پوری وسعت اس وقت ظاہر ہوئی جب اتحادی افواج نے عراستی کیمپوں میں داخل ہوئی، اسی طرح غزہ کی چھپی ہوئی قبریں ایک دن اس جرم کی وسعت کی گواہی دیں گی۔

علامتیں ظلم سے نہیں بچتیں

ہم نے یہ پہلے دیکھا ہے۔ سو استیکا کبھی بھارت، چین اور قدیم دنیا بھر میں خوشحالی اور خوش قسمتی کی علامت تھی۔ اس نے ہزاروں سال تک مندروں اور مقدس فن کو سجاایا۔ لیکن نازیوں نے اسے ہتھیا لیا، اسے موت کے کیمپوں پر لہرایا، اور اسے نسل کشی میں ڈبو دیا۔ آج مغرب میں سو استیکا کو واپس نہیں لیا جا سکتا۔ اس کا اصل معنی آشوٹز کی راکھ کے نیچے دفن ہے۔

اب اسرائیلی جھنڈے کو بھی اسی قسمت کا سامنا ہے۔ کبھی ایک مظلوم قوم کے لیے پناہ گاہ کے طور پر بلند کیا گیا، اسے قتل عام، محاصروں اور اپارٹھائیڈیوарوں پر لہرایا گیا ہے۔ دنیا کے لیے اب بقا کی نمائندگی نہیں کرتا۔ یہ غلبہ اور موت کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس کی پیشیاں، جو کبھی تالیت کی یادداشتی تھیں، غزہ کے بچوں کے خون سے داغدار ہیں۔ اس کا ستارہ، جو کبھی ایمان لی علامت تھا، ظلم کا نشان بن چکا ہے۔

اور سو استیکا کی طرح، یہ ناقابل تلافی ہے۔ جنوبی افریقہ نے اپنے اپارٹھائیڈ دور کے جھنڈے کو ترک کر دیا کیونکہ یہ نسلی ظلم سے الگ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ امریکہ میں کنفیڈریٹ جھنڈا اب غلامی اور مساوات کے خلاف بغاوت کی علامت کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح تاریخ اسرائیلی جھنڈے کے ساتھ سلوک کرے گی: امید کی علامت کے طور پر نہیں، بلکہ اس جھنڈے کے طور پر جس کے تحت ظلم کیا گیا۔

ناقابل تلافی داغ

یہ داغ صرف اسرائیل کا نہیں ہے۔ یہ انسانیت کے ضمیر کا ہے۔ وہ دنیا جو غزہ کو بھوکا، بماری اور دفن ہونے دیتی ہے، اس شرم کو برداشت کرے گی۔ جیسے نازی جرائم اس دنیا کے لیے ایک مستقل الزام ہیں جس نے بہت دیر تک نظریں پھیر لیں، اسی طرح غزہ ہماری اجتماعی یادداشت کو ستائے گی۔

کوئی جھنڈا، کوئی قومی ترانہ، کوئی احتیاط سے تیار کردہ تقریر اس خون کو دھو نہیں سکتی۔ تاریخ یاد رکھے گی۔ اور مرا حمت نہ صرف ایک حق رہے گی، بلکہ۔ جیسا کہ برمخت نے ہمیں سکھایا۔ ایک فرض۔

جیسا کہ صحیفہ خبردار کرتا ہے: ”تم نے کیا کیا؟ تمہارے بھائی کے خون کی آواز زمین سے میری طرف چیخ رہی ہے۔“ زمین یاد رکھتی ہے۔ جھنڈے یاد رکھتے ہیں۔ اور حساب کتاب آتے گا۔

حوالہ جات

- موریس، بینی۔ فلسطینی پناہ گزین مستثنے کی پیدائش: دوبارہ جائزہ۔ کیمبرج یونیورسٹی پریس، 2004۔
- خالدی، ولید۔ جو کچھ باقی رہا: فلسطینی دیہات جو 1948 میں اسرائیل نے قبضہ کیے اور خالی کر دیے۔ انسٹی ٹیوٹ فار فلسطین استڈیز، 1992۔
- سیکیو، ظام۔ 1949: پہلے اسرائیلی۔ فری پریس، 1986۔
- MI5 آرکائیوز، یو کے نیشنل آرکائیوز: یانا خم بیگن پر انعام (1945-1944)۔
- پاپے، ایلان۔ فلسطین کی نسلی صفائی۔ ون ورلد پبلیکیشنز، 2006۔
- ایمنسٹی انٹرنیشنل۔ اسرائیل کا فلسطینیوں کے خلاف اپارٹھائیڈ: غلبے کا ظالمانہ نظام اور انسانیت کے خلاف جرم۔ 2022۔

- ہیومن رائٹس وارچ۔ ایک دلیز عبور کی گئی: اسرائیلی حکام اور اپارٹھائیڈ اور ایذا رسانی کے جرائم۔ 2021۔
- بی ٹسلیم۔ اردن دریا سے بحیرہ روم تک یہودی بالادستی کا نظام: یہ اپارٹھائیڈ ہے۔ 2021۔
- اقوام متحدہ OCHA (اقوام متحده کا انسانی امور کے رابطہ کاری کا دفتر)۔ غزہ بحران رپورٹس، 2023-2025 ہلاکتوں کے اعداد و شمار۔
- ہیملر، سٹیون۔ سو اسٹیکا: ناقابل تلافی علامت؟ آل ور تھ پریس، 2000۔